Digitized by Khilafat Library

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان ۵ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۷ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۳ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ✽

سیر

خواب کے اقسام

ایک نو وارد صاحب نے سوال کیا کہ خواب کیا شے ہے میرے خیال مین تو یہ صرف خیالات انسانی ہین حقیقت مین کچھ نہین فرمایا کہ خواب کی تین قسمین ہین - نفسانی - شیطانی - رحمانی - نفسانی قسمین انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہین - جیسے بلی کو چھچھڑون کے خواب شیطانی وہ ہین شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آوین - رحمانی وہ قسمین اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبرین دیجاتی ہین اور بشارتین دیجاتی ہین ✽

سوال - کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے ✽

جواب - فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہین ہوتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے سب کی فطرت مین نیکی بھی رکھی ہے اور خواب.... نبوت کا حصہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا کیونکہ علم غیب بتلایا جاتا وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا - بادشاہ مصر جو کہ کافر تھا اُسے سچی خواب آئی مگر آج کل سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے اور اصل مین خدا ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتین ہوتی ہین اور نیک خوابین آتی ہین اور وہ پوری بھی ہوتی ہین جس قدر انسان صدق اور راستی مین ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہین ✽

حسن عقیدت کیسے حاصل ہو

سوال - مین ایک مسلمان ہون اور مسلمانون کی اولاد ہون عام طور پر دنیا کو دیکھکر حسن عقیدہ کسی پر پیدا نہین ہوتی یہان کے لوگون کا طرز زندگی دیکھکر چاہتا ہون کہ حسن عقیدت ہو مگر پھر نہین ہوتی اس کی کیا وجہ اور کیا علاج ہے -

جواب فرمایا کہ انسان ہمیشہ تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے اور عقل انسانی بھی بذریعہ تجارب کے ترقی کرتی رہتی ہے مثلاً انسان جانتا ہے کہ آنب کے درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور بعض درخت کے پھل کڑوے ہوتے ہین تو اس تجربہ کثیر سے اسے ایک فہم حاصل ہو جاویگا کہ آنب کے پھل ضرور شیرین ہوتے ہین اسیطرح چونکہ تجربہ آج کل یہی ہوتا ہے کہ دنیا مین فسق و فجور اور مکر و فریب کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اسی لئے اس کا خیال بندہ جاتا ہے کہ ہر ایک فریبی اور مکار ہے - سابقہ تجارب اُسے تعلیم دیتے ہین کہ...... ایسا ہی ہونا چاہیئے اسی وجہ سے حسن عقیدت کی جگہ بد عقیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ انبیاء پر بھی سوء ظن رکھتے آئے ہین موسیٰ کی وفات کو ۲ ہزار برس گذر چکے تھے تو آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اور اس زمانے مین بہت سے جھوٹے معجزات دکھانے والے اور دعوے کرنے والے پیدا ہوئے تھے لوگون کو ان کا تجربہ تھا جو ان جھوٹے مدعیون کے حق مین کہتے تھے یعنی ان ھذا الا شیئًا یراد کہ یہ تو دکانداری ہے غرضیکہ انسان تجارب کے ذریعے سے بھول رہے ہین - خدا کے بندون کی معرفت کا ہونا یہ خدا کا خاص فضل ہے وہی معرفت دے تو پتہ لگتا ہے - دعا بہت کرے دعا کے سوا چارہ نہین ہان یہ امر ضروری ہے کہ استغنا نکرے کہ نیک اور بد کو ایک جیسا جانے کیونکر اور کہے کہ جیسے بُرے درخت ہوتے ہین - ویسے ہی اچھے بھی ہوتے ہین - یہ ایک قاعدہ اپنی طرف سے ہرگز نہ بنانا چاہیئے بلکہ نفس کو یہ سمجھانا چاہیئے کہ اچھے بھی ضرور ہین - جب شیطان کا گروہ اس قدر دنیا مین موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا کا گروہ بالکل ہی دنیا مین موجود نہ ہے

خدا سے دعا کرتا ہو کہ آنکھین ملین ٭

آج کل واقعہ مین علماء کی یہی حالت ہو ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ نے بھی اسی مضمون کا ایک شعر لکھا ہو

۔۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

اور غور سے دیکھا جاوے تو سچے کے بغیر جھوٹ کی کچھ رونق ہی نہین ہوتی اگر آج سچا سونا چاندی نہو تو جھوٹے سونے چاندی سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہین سب کراہ سے آگے ہوئے ہین۔ گروہون اور مجلسون سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہو انبیا مین انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہو ان کی بڑی آرزو ہوتی ہو کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کرین مگر چونکہ خدا نے فطرۃ ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کرین اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا مین پھیلتی ہو وہ مکائد سے ہرگز نہین پھیلتی بلکہ خود خدا پھیلاتا ہے ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہوجاتے ہین ان کے کام اعجاز اور پیشگوئیان بے نظیر ہوتی ہین اگر معجزات نہ ہون تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتے کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھکر لوگ حیرت زدہ ہوجاتے ہین ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ مین آپکا مخالف ہون مگر آج کل مجھے یہ خیال ہو رہا ہو کہ اگر آپ جھوٹے ہین تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیون ہو۔ دنیا مین انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہو مگر سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہو جب تمام شواہد کو یک جائی نظر سے دیکھا جاوے اگر خدا کی طرف سے آنے والے ماموروں کو ایسی بات نہ ملے تو پھر ان کی سچائی کا ثبوت کیا ہے شاہی سند اس کے پاس ضرور ہونی چاہئے۔ آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اُسے رات کہے تو کب تک کہ سکتا ہو خدا کی طرف سے جو آتا ہو۔ وہ دلائل شواہد۔ آثار۔ اخبار۔ زمینی نشان۔ آسمانی نشان۔ معاد کا تائیدات۔ قبولیت وغیرہ لیکر آتا ہے اس کی اخلاقی حالت اور نعلق خدا سے اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہین اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایک نیکدل اگر یقین کے لئے کافی ثبوت چاہے تو اُسے فکر کرنے سے ملجا دین گے ٭

اگر اعتراض ہو کہ کل دنیا کے لوگ کیون نہین ایمان لاتے تو جواب یہ ہے کہ بعض لوگون کی فطرت مین روشنی کم اور بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہوا۔ نشان دیکھ دیکھ کر پھر ان کو جھٹلاتے رہے آنحضرت کو فریبی کہا ایسے لوگون کی فطرت بد ہوا کرتی ہو اسی لئے کہا ہو ؎ ای بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ پس بہر دستی نباید داد دست یہ بھی نہ ہو کہ سب کو فریبی جان لے نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازون کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کہ ایک

مکار اور فریبی کو بھی خدارسیدہ جان لے سچے دل سے دعا کرتا رہے انبیاء وغیرہ خدا کی چادر کے نیچے ہوتے ہین جب تک خدا نہ دکھاوے کوئی ان کو دیکھ نہین سکتا۔ ابوجہل مکہ مین ہی رہتا تھا آنحضرت کا نشو و نما دیکھتا رہا آپکی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا ٭

کہتے ہین کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجہ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخر کار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کرکے مسلمان ہوگیا الگ خیمہ مین وہ رہا کرتا تھا ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا اس نے رونے کی آواز سنی اندر آیا پوچھا اگر وطن یاد آیا ہو ہے تو وہین کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہون اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہین اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہو کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیا مسلمان ہو کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کرکے تجھکو نہ لایا جب تک تو مسلمان نہ ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ پر اس وقت ابتدا مین سمجھ آجاتا کہ اسلام سچا مذہب ہے ٭

ایک صاحب نے پوچھا کہ ہمارے گاؤن مین طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہین

نماز جنازہ

ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ۔ فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہو اگر کنبہ مین سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہو جاتا ہے مگر اب یہان ایک تو طاعون زدہ ہو کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ تداخل جائز نہین ہے خدا فرماتا ہو کہ تم اس قسم کے لوگون کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنا دے گا یعنی مسلمان ہوجاوین گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے **مداہنہ** سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے

قبل از عشا

توبہ کا دروازہ بند ہونا

طاعون پر ذکر ہوا کہ بعض مقامات بالکل تباہ ہوگئے ہین مگر پھر بھی وہان کے لوگون کی فسق و فجور کی وہی حالت ہے کوئی تبدیلی پاک نظر نہین آتی فرمایا کہ سمجھ الٹی ہے توبہ کے دروازہ بند ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہین

کالسا د لفضلہ

یہ ایک حضرۃ اقدس کا پرانا الہام ہے جو مسجد کے اوپر کے حصے مین لکھا ہوا تھا اور عمارتون کے تغیر و تبدل کے وقت وہ نوشتہ قائم نہ رہ سکا فرمایا کہ اسے پھر لکھوایا جاوے

اور نہین معلوم کہ اس کے معنے کس قدر وسیع ہین حضرۃ اقدس نے خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتے اُسے سبز روشنائی سے لکھ رہے ہین ٭

۴ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

مہمانون کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہون کہ جہان تک ہوسکے مہمانون کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر مین نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانون کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانون کی کثرۃ اس قدر ہوگئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازۃ ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کردیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہین ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہوسکتا ہو

قبل از عشا

ایک نوجوان مولوی صاحب کانپور سے تعلیم پاکر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان کی طرف جارہے تھے کہ بعض تحریکات سے ان کو یہ خیال ہوا کہ تحقیق کے لئے قادیان بھی آوین چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی ملاقات حکیم نورالدین صاحب سے ہوئی۔ حکیم صاحب نے ان کو کہا کہ آپ بہت استغفار کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرین کہ وہ امر حق ظاہر کردیوے بعد از نماز مغرب حکیم صاحب نے ان کی ملاقات حضرت اقدس سے کرائی اور عرض کی کہ یہ بعض امور کے جواب طلب کرنا چاہتے ہین اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان نے بعض باتین بطور رسم و عادت کے اختیار کی ہوئی ہوتی ہین ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ رسمی خیالات کا وہ پابند ہوتا ہے جب تک انکا قلع قمع نہ کیا جاوے تو حقیقت سمجھ مین نہین آتی یہی سر تھا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے نبی صلعم کے اعلیٰ اصفیٰ طور پر روشن دلائل تھے مگر پھر بھی اس زمانہ کے کم بخت مولوی محروم ہی رہے ورنہ اور کیا باعث ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کامل اور لاثانی آوے اور پھر نہ مانا جاوے مگر ماں باپ سے جو ایک عادۃ نسل کی چلی آتی ہو وہ امر حق کو سمجھنے نہین دیا کرتی اب اس وقت بھی طریق تسلی اختیار کرنے مین یہی مشکلات

ناہے اس کی کیا تعبیر ہو کوئی صاحب ان ناموں کے متعلق کچھ اطلاع دیسکین تو خوب ہو۔ والسلام مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

پڑے ہین ۔

ہر ایک عقل سمجھ سکتی ہے کہ ثبوت تین قسم سے باہر نہین ہوتے اول نقلی طور پر جیسے جسکو خدا پر یقین ہے اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے وہ ایک آیت سنکر کب دلیری کرے گا کہ اس کی تکذیب کرے صریح نص سے انکار مشکل ہے دوسرے ثبوت کا حصہ احادیث کا ہے وہ اس شرط سے قبول کے لائق ہے کہ قرآن شریف سے کسی طرح سے معارض نہ ہو کیونکہ حدیث کو تو نہ آنحضرت صلعم نے جمع کیا اور نہ اس مجموعہ کا نام رکھا احادیث کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج اہل اسلام کے ۷۳ فرقے ہین جب سے لوگون نے قرآن شریف کی طرف توجہ کم کر دی ہے جب سے یہ فرقے ہوئے ہین قرآن جو ایک مبارک کتاب تھی اور جو ایک مجسم یقین تھا اس سے روگردانی کی تو یہ حال ہوا جو آج اہل اسلام کا دیکھتے ہو پھر اس سے اتر کر تیسرے درجے پر خدا نے عقل دی ہے کہ اس سے شناخت کرے جیسے کہ دوزخی قیامت کے دن کہین گے لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر تو انسان کو چاہیے کہ عقل سے غور سے کام لے اگر سوال ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اترین گے تو ہم کو اللہ تعالے کی عادت مین یہ بات دکھلا دو کہ دو چار انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے آئے ہون یہی خیال تو شرک کی جڑ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے مین ایک ایسی خصوصیت تجویز کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے نبیون مین نہین ہے پھر آخری حکم بھی اس کو مانا جاتا ہے گویا ام الشرک بات کو یہ لوگ مانتے ہین ہم کہتے ہین کہ ہر ایک بات مین نظیر کا ہونا ضروری ہے اس سے پیشتر بھی یہ واقعہ پیش ہو چکا ہے کہ الیاس آسمان سے آوے گا اور پھر خود عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا اور ان کو وہی مشکل پیش آئی جو اس وقت آ رہی ہے یہودیون نے اس بات پر زور دیا کہ تجھ سے پیشتر الیاس کا بجسدہ آسمان سے آنا ضروری ہے آخر کار مسیح علیہ السلام کو بھی تاویل سے کام لینا پڑا اور اگر مسیح ع کا واقعی طور پر دنیا مین دوبارہ آنا ضروری ہے تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہو گا کیونکہ ان کی نبوة کا مدار تو الیاس کے آسمان پر سے آنے پر ہے اور وہ جب آئے تو مسیح بھی نبی نہ ہوئے۔ غرضیکہ جس امر کی نظیر نہ اول موجود ہو نہ آخر ہو تو وہ ایسی منفرد جزئی ہو گی جو کہ کسی طرح سے قابل تسلیم نہین ہے اور بالکل بے دلیل ہے تیسرے ثبوت نشانات ہوتے ہین وہ بھی ہر قسم کے یہان موجود ہین کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان کے پھر آنحضرت صلعم کے جسقدر نشان اس زمانے کے لئے تھے وہ بھی سب پورے ہو چکے اب سوائے اوہام اور وساوس کے ان لوگون کے پاس باقی کیا ہے ۔

اہل اسلام کا ۷۳ فرقے ہو جانا خود طبعًا اس امر کو چاہتا ہے کہ ایک حکم ہو ابھی وہ زمانہ بہت نہین گذرا کہ وہابیون نے مقلدون کی تکفیر کی اور شیعون نے سنیون کی اور پھر خوارج نے ہر دو کی غرضیکہ اس تکفیر کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دنیا مین نہین اور ان سب باتون کی نسبت پیشگوئیان اول سے موجود ہین یہ بھی لکھا تھا کہ حکم آنے والا ہے بھلا اب بتلاؤ کہ جب ہر ایک نے ضد کر کے اپنی منوانی ہے تو پھر وہ حکم کس بات کا ہو گا اور جس کے یہ لوگ منتظر ہین کہ وہ آسمان سے آوے گا تو قبول کرین گے تو وہ بھی اگر وہی کچھ سنیگا جو ہم سن رہے ہین کیونکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ میری مان لو گویا اس طرح سے اس کا وجود عدم وجود برابر ہے حکم کے معنے فیصلہ کرنے والا اس پر کسی قسم کا جبر نہین ہو سکتا پرانی مدت مدید سے جو بات ذہن مین سمائی ہوئی ہے وہ ایک عادت ثانی کی صورت مین ہوتی ہے اسکا چھوٹنا مشکل ہوتا ہے خدا سے خوف ہو تو شاید سمجھ مین آوے فلما توفیتنی مین وہی توفی موجود ہے ۔ آنحضرت صلعم کے حق مین تو اس کے معنے وفات کے لئے اور جہان مسیح کا ذکر ہو تو وہان آسمان پر اٹھائے جانے کے ۔ غرض قرآن کو بوٹی بوٹی کرنا چاہتے ہین ۔

سخت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے ہاتھ مین خدا کا کلام ہے ہم اس پر کسی شے کو فوقیت نہین دیتے قرآن کے مخالف کوئی حدیث ہو تو اسے پلید اور خبیث اور گندی سے گندی خیال کرین گے مثلاً اگر کسی حدیث مین لکھا ہو کہ موسیٰ ابراہیم ع سے پیشتر ہوئے ہین اور قرآن مین لکھا ہے کہ موسیٰ ع ابراہیم ع کے بعد ہوئے تو کیا ہم حدیث کو مان لیوین گے قرآن کو چھوڑنا دراصل ایمان کو چھوڑنا ہے ۔

سورہ فاتحہ مین بار بار غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفسرین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہودی مولوی اور ضالین سے مراد نصاری مولوی ہین ان دونون کا الگ الگ کرنے سے صریح اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص بروزی رنگ مین آنیوالا ہے غیر المغضوب وہ لوگ تھے جو مسیح ع سے سرکش ہوئے اور ضالین وہ جو محمد صلعم سے سرکش ہوئے پس اس لئے اس آنے والے مین دونون رنگ ہوئے امت محمدیہ کو جو یہ دعا تعلیم کی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے یہ واقعہ پیش آنے والا ہے اور اس لئے یہ مقام جمع کو دیگا کہ وہ دونون رنگ اپنے اندر رکھیگا ۔

حکم کے ساتھ کسی کی پیش نہین جاتی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیون کے اقوال اور ان کے احادیث طالمود وغیرہ کوئی شے نہین تھی پھر جسکو خدا براہ راست اطلاع دیتا ہے وہ کیا کرے ۔ ان لوگون کی مانے ۔ یا خدا کی محدث خود کہتے ہین کہ کسی حدیث کو صحیح یا موضوع کہنا ایک ظنی امر ہے

اس حالت مین ہماری ان لوگون کے ساتھ کیونکر گفتگو ہو سکتی ہے یہ کہین گے فلان حدیث ہے فلان روایت ہے اور ہمین خود خدا بتلاتا ہے کہ یہ امر اس طرح ہے بس ہماری ان کی بحث ہی کیا ہے ہم ان کا رطب یابس لیکر کیا کرین خدا تو ہم سے ۲۰ سال سے کلام کرتا ہے ۔

---

۵ مئی سنہ ۱۹۰۳

آج پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

نواب صاحب نے بیان کیا کہ رات کو مین نے خواب دیکھا کہ مین آپ سے سوال کر رہا ہون کہ اگر آپکو عیسیٰ علیہ السلام تسلیم کیا جاوے اور ہم اس امر مین غلطی مین ہون تو پھر آپ ذمہ وار ہین ۔

فرمایا کہ اگر ہم نے یہ بار اپنے ذمہ نہ لیا ہوتا تو کئی لاکھ انسانون کی دعوۃ کیسے کرتے بلکہ خود خدا نے یہ ذمہ داری لی ہے ۔ جو ہم سے انکار کرتا ہے تو پھر اسے تمام سلسلہ نبوۃ سے انکار کرنا پڑے گا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے حضرۃ مسیح ع نے یہی جواب دیا کہ الیاس کی طبیعت اور خو پر یحیٰی آگیا ہے اور یہی الیاس کا آنا ہے غرض کہ اگر مین خدا کی طرف سے نہین ہون تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہین جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے آنحضرت صلعم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ بنی اسرائیل مین ہو گا خدا اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بیوقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے کہ سب باتین پوری ہولین تو مانین گے ۔

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہین کیونکہ ایسی باتون مین اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہین دنیادارون کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے جب سے یہ سلسلہ نبوۃ کا جاری ہے یہ اتفاق کبھی نہین ہوا کہ مولویون کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب یابس کا ہو وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو دیکھلو ان ہی باتون سے اب تک یہودیون نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلعم کو حق کو قبول کرنا ایک نعمت الہی ہے یہ ہر ایک کو نہین ملا کرتی اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہئے ۔ کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

قبل از عشا

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کہ ایک دو صاحب ہین

کہ رفع اور توفی کے اوپر کچھ اپنی مزید تسلی چاہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر کی جو تمام دلائل مندرجہ کتب حضرت اقدس دربارہ رفع و توفی کا خلاصہ تھا اور چونکہ وہ مضمون ایسا ہے جو کہ ہر ایک تصنیف میں موجود ہے اس لئے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے ✥

۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ع

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

لوہارو صاحب نے دریافت کیا کہ گھنگروالے بالوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ احادیث ایک ظنی شے ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ جو آنحضرت صلعم کے منہ سے نکلا ہو وہی ضبط ہوا ہو معلوم نہیں کہ اصل لفظ کیا ہو پیشگوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتی ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اسے بہرحال رد کرنا پڑیگا اس وقت جو فتنہ موجود ہے تم اس کی نظیر کسی زمانہ سابقہ میں دکھاؤ کہ کبھی ہوا ہے پھر سب سے بڑا فتنہ تو یہ ہے اور ادہر دجال کا فتنہ بڑا رکھا گیا ہے اور دجال کے معنے بھی لغت سے معلوم ہوگئے تو اب شک کی کونسی جگہ باقی رہ گئی ہے - پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر استعارات صرف دجال کے معاملہ میں ہوتے اور کسی جگہ نہ ہوتے تو بھی کسی کو کلام ہوتا کہ تم کیوں تاویل کرتے ہو مگر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ خود قرآن شریف اور نیز احادیث بھی استعارات سے بھرے پڑے ہیں اور نہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک استعارہ کی حقیقت کھولی جاوے کیا آج تک دنیا کی سب امور کسی نے جان لئے ہیں جو اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی حقیقت تبلاؤ دستور ہے کہ موٹے موٹے امور کو انسان سمجھکر باقی کو اسی پر قیاس کر لیتا ہے ✥

توفی

توفی کا لفظ صرف انسانوں پر ہی آیا ہے دیگر حیوانات پر استعمال نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دہریہ طبع لوگ بھی تھے جو کہ حشر و نشر کے قائل نہ تھے ان کا اعتقاد تھا کہ کوئی شے انسان کی باقی نہیں رہتی اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے تبلادیا کہ روح کو ہم اپنی طرف قبض کر لیتے ہیں وہ باقی رہتی ہے قرآن اور حدیث میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا وہاں معنے قبض روح کے ہیں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں ہوتے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں ✥

مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی تبلیغ

کوئی بیس روز سے یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کریمداد صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں انکے بچے اور انکی بیوی ساتھ ہیں ہمیں پہلی تو خواجہ صاحب سے نیاز حاصل نہ تھا صرف روشناسی تھی اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھولکر باتیں ہوئیں اور صد درجہ کا اختلاط اور محبت جیسی دینی بھائیوں میں ہونی چاہیئے بڑھ گئی اور سوچنے سوچتے حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی تبلیغ کا سلسلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے اثنائے تقریر میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کی حقائق و معارف کے بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم و عمل دونوں سے ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں وہ حضرۃ حکیم الامتہ کی شاگرد خاص ہیں مدتوں تک ان کے آستانے پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں یہ معلوم کر کے مجھے از حد مسرت ہوئی ہمت بڑھ گئی - دلمیں قوہ پیدا ہوگئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کی معارف و حقائق کے سننے کا موقع بہت ہی کم ملتا ہے اور اچھا ہو اگر ہماری قوم کی معزز اور متقدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی وعظ پر اثر تقریر - دلگداز بیان اور دلکش طرز ادا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو - یہ بات دلمیں ٹھان لی اور لے کے خدا کا نام تحریک شروع کی بس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا - چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی -

ہم کن الفاظ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خیر مقدم کیا کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سویدائے قلب میں جگہ دی - مخالف اندھوں نے اس نور کو بجھانے میں کوشش اور اپنی شپرہ سرتی سے آنکھیں بند کیں اور دوسروں کو جو اس نور تبلیغ سے دلکو روشن کرنا چاہتی تھیں اپنی طرح اندھا کرنا چاہا - مگر وہ قادر اور مقتدر خدا جو اپنے بندوں کی نصرت کرتا اور ظلمات سے نور کی طرف رہنمائی فرماتا اور ان کے دشمنوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ تھا اور ان کی تائید کی مشعل ہر تیرہ و تاریک کوچہ میں ہمارے ساتھ تھی آخر روز روشن کیطرح یہ بات جگمگا اٹھی کہ قرآن ہی نور ہے شفا ہے جن لوگوں نے دیکھنا چھوڑ دیا ہے خواجہ صاحب کی بیوی نے جو

ہر دلعزیزی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھکر اور

حضرت اقدس عم کے دعوے کی تبلیغ کر کے حاصل کی ہے حقیقت میں حضرت اقدس عم کا معجزہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی کرامت ہے

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان - اور قرآن فہم للقرآن اور رفع القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی ✥

اے خدا تعالیٰ کے سچے مسیح تیری دعا ہائے نیم شبی و سحری سے خدا تعالیٰ ہماری عورتوں میں وہ نفخ روح کرے کہ ہر ایک مریم بنے اور پھر ان کی اولاد.... پارسائی اور نیکی اور پاکدامنی میں ابن مریم ہو.... ✥

اے مسیحا! یہ تیرے ہی انفاس طیبہ کا اثر ہے کہ کوٹلہ کی مستورات میں خواجہ کی بیوی (مریم) کی قرآن خوانی سے تازہ روح آگئی اور ہم امید کرتے ہیں کہ اور بہت سی مردہ روحیں حیات جاوید پائیں گی ✥

ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے اصحاب کی خدمت میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کے فضل و کرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں اخلاق و آداب محمدیہ و خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعے سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمے اور تفسیر سے فائدہ پہونچا سکیں اور خدا تعالیٰ کے سچے مامور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور ہدایت پر عملدرآمد کرنے کی تلقین اور ترغیب دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعت کے کرم احباب .... خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقعہ دیں کہ ان کی بیویاں اور بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اٹھائیں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں ✥

ظاہری خود آرائی - خود ستائی - خود نمائی کے زیور کو اتار کر پھینکدیں اور تقوی طہارت اور عفت کے چمکدار اور بیش بہا زیور سے اپنی روحانی حسن و جمال کو مالا مال کریں ہم امید کرتے ہیں کہ **قوم احمدی** اس تحریک کی دل سے تائید کریگی اور اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط و کتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں تبلیغ کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں

نواب محمد خان ثاقب از مالیر کوٹلہ

منارۃ المسیح اور اس کی مخالفت

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے توجہ طلب اور غور کے لائق

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تہا اور قریباً تین سال بعد مسجد اقصیٰ جو قادیان کے بازار میں واقع ہے اور جسکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوۃ والسلام) کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تہا کے مشرقی گوشہ پر اس منار کا بنویا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہو گیا لیکن اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس منار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یا اور ذمہ وار حکام کو اس منار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے جناب میجسٹریٹ صاحب کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کرین جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہین کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کرین گے بلکہ بغور اسکو دیکھین گے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہونچکر مناسب نوٹس لین گے

ہم خیال کرتے ہین کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہوگی کہ قادیان مین بعض لوگ اس قسم کے موجود ہین جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہین اور ہر معمولی اور ادنیٰ معاملہ کو ہندو مسلمانون کا سوال بنا دینا ان کی اغراض مین داخل ہے چونکہ ہمین یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگون کی ایک فہرست ہوگی اس لئے ہم ضروری نہین سمجہتے کہ اس پر زیادہ بحث کرین اور تفصیل دین لیکن ہان اگر وہ پوچہنی چاہین تو ہم ان کو اس قسم کے لوگون کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہین ۔

بہرحال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچہ نہین کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکہ دیا جاوے صاحب موصوف اگر خود قادیان مین آئین اور .... چند روز قیام کرین تو انہین مفصل حالات یہان کے معلوم ہو سکتے ہین اور بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہین معلوم ہونے چاہین تب تک جو کچہ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض خارجی اور درمیانی اطلاعون کی بنا پر ہوگا ۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ منارۃ المسیح کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہین؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر مذہبی اصل پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف .... اس نکتہ پر پہونچ جاوین گے کہ ممانعت کرنیوالے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہین اور یہ دکہانا چاہتے ہین کہ وہ مذہبی امور مین باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے ۔ دست اندازی کرتے ہین جو بالکل غلط ہے ۔ یہ منارہ ایک مذہبی اصل جو عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ مین ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات مین سد راہ ہونا ہے ۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی یہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہین ۔ کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہین کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہین اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پہر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتین گورنمنٹ کو گرا دینی چاہئیں جن پر چڑہکر دوسرون کے گہرون مین نظر پڑ سکتی ہے ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر کسی دوسرے وقت

سردست ہم یہ دکہانا چاہتے ہین کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے رفاہ عام مقصود اور مدنظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جاوے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانون کی آنکہون کو روشن کرنے کے لئے دور دور جاوے گی ۔

اور ایک مطلب اسی منارہ سے یہ بہی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گہنٹہ جو چار سو یا پانسو روپے کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جاوے گا تا نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانین اور نیز دوسرے انسانون کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو ۔

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہین غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عام فائدے کے لئے ہین یا نقصان کے لئے خاص کر یہ منارہ اسلام کے مذہبی رسوم مین سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے ہر ایک جگہ ہندوؤن نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہین اور مسلمانون نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کے فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتون کی نسبت ..... خواہ وہ ہندوؤن کی طرف سے ہون یا مسلمانون کی طرف سے یا عیسائیون کی طرف سے کوئی روک نہین رکھی ۔

اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچہ غرض نہین کہ سرکار کا وقت مفت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی معتقدات کو صدمہ اور مالی نقصان پہونچایا جاوے اس لئے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر سے امید کرتے ہین کہ وہ کل امور پر کافی غور کر لین گے ۔ اور چونکہ عام طور پر ہر ایک قابض کسی زمین کا اسپر کوئی عمارت بنا سکتا ہے پہر وہ عمارتین جو مذہبی رسوم کے واسطے کل برٹش انڈیا مین موجود ہین ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالتے ہین اور گورنمنٹ عالیہ کو دہوکہ دینا چاہتے ہین جو غیر ممکن ہے اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہین نہایت دور اندیشی اور انصاف پژوہی سے نگاہ کرین گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کرین گے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فیس معاف

چونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس نکل چکا ہے (جسمین مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء سابق مین سے چار پاس ہوئے ہین اور ان چار مین سے ایک طالب علم ایسا بھی تہا جس نے گذشتہ سال امتحان مڈل پاس کیا تہا اور صرف ایک سال کی محنت سے اسنے انٹرنس پاس کر لیا ہے) اسواسطے جیسا کہ پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے ۱۵ مئی کو انشاء اللہ کالج کی پہلی جماعت کہولی جائے گی لیکن فی الحال دو سال تک مدرسہ کے صیغہ کالج مین کوئی فیس نہین لی جائے گی اور تعلیم دینیات ۔ انگریزی، فارسی، فلاسفی، ہسٹری، ریاضی بہی ہوگی ۔

المشتہر ۔ محمد صادق عفی عنہ ۔ سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام قادیان ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

طاعون کے کارنامے
ایک مراسلہ کے ذریعے سے

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین خط آپ کی خدمت مین ارسال کرتا ہون اور اضطراب مین جس کو مین بیان نہین کرسکتا آپ خود ہی اندازہ کرلین کہ ایسی حالتون مین انسان کے دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے یہان طاعون ہے اور اپنا کام نہایت زور سے کر رہی ہے گویا کہ طاعون کا لفظ خود ایسا خوفناک ہے کہ آج کل تو اس کی تشریح کرنی فضول ہے مگر خانقاہ ڈوگران اور خانقاہ کے علاقہ کی طاعون اس قسم کی ہے کہ اس طاعون کے واسطے کوئی اور زیادہ خطرناک لفظ ہونا چاہیئے گو سیالکوٹ مین بھی طاعون ہی ہے ۔

اور نظروال وغیرہ مین بھی بہت سخت طاعون رہی ہے مگر یہان کا حال تو یہ ہے کہ کوئی اور مقام اس نظیر کے واسطے پیش نہین کیا جاسکتا ۔ جیسے گرمیون مین جب لڑکے کثرت سے کنکوے اڑاتے ہین تو چارون طرف سے وہ کاٹا اور وہ کاٹا کی آوازین آتی ہین یہی حال ہے یہان دنون کا حساب نہین بلکہ راتدن مین کوئی گھنٹہ خالی نہین جاتا جس مین کوئی نئی موت کا شور نہین اٹھتا ۔ مرنے پر لوگ روتے اور اقربا بین کرتے ہین مگر یہان کے مرنے والے کے واسطے کوئی رونے والا نہین جوان بیٹا مرتا ہے مگر باپ کو نہ دورونا آتا ہے اور مان کو بین یاد آتے ہین وہ مردہ کو وہین پڑا چھوڑ کر خود کسی اور درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین اور اس جوان مرنے والے کے ساتھ ان کی صرف یہ ہمدردی ہے کہ وہ تلاش کرتے ہین کہ کوئی آدمی ملے تو اس کو صرف یہ پیغام دے دوین کہ فلان جگہ ایک لاش پڑی ہو اس کو جلادو یا دبادو ۔ دودہ پیتے بچون کو طاعون ہوجاتی ہو لیکن وہ مان جو ذراسی تکلیف مین بچے کو چوم کر چھاتی سے لگالیتی تھی وہی اس کو گود سے نکال کر سڑک پر یا اگر بہت رحم اور درد ہوا تو کسی درخت کے نیچے اسکو تڑپنے کے واسطے رکھکر خود بھاگتی ہے اور یہ اتفاقی واقعات نہین بلکہ ہر روز یہی حالت ہے جو مین اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور کانپ اٹھتا ہون کہ خدا جانے یہ کیا ہو رہا ہے اور خدا کیا کرنا چاہتا ہے اور اس مین شبہ نہین کہ اگر یہی حال رہا تو تو چند روز تک کوئی انسان کا بچہ یہان جیتا نظر نہ آوے گا انسان تو کیا مین چونکہ باہر جنگل مین کام کرتا ہون ہر صبح کئی سانپ دیکھتا ہون جو اپنی بلون سے نکل نکل کر باہر مرے پڑے ہین اور بعض مر رہے ہین اور اس مین شک نہین کہ وہ طاعون سے مرتے ہین ورنہ اس طرح سانپون کا خود بخود مرنا چہ معنی دارد ایک ایک قدم پر مین حضرت اقدس کے الفاظ پورے ہوتے دیکھتا ہون اور خدا گواہ ہے کہ دنیا مجکو تاریک نظر آتی ہے اس وقت جب کہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود یہ حال ہونے کے کسی بشر کو یہ خیال نہین آتا کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے ان حیلے تو سب کہتے ہین کہ جو خدا کی مرضی ۔ مگر یہ الفاظ بھی اسطرح سے ادا نہین کرتے کہ واقعی ان کو یقین ہو کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور یہ خدا کر رہا ہے بلکہ ایک ٹھٹے کے طور پر اور بعض وقت ساتھ گندی گالیان بھی نکالتے ہین اور خانقاہ مین جاجاکر اسطرح گڑگڑا کر اور سجدہ کر مین گر کر دعائین مانگتے ہین کہ میرا دل محسوس کرتا ہے کہ اس کثیر تعداد مین سے جو اس طرح خانقاہ مین گریہ زاری کرتے ہین اگر ایک بھی ایسے ہی سچے دل سے جیسے وہ خانقاہ مین جاتے ہین خدا کے سامنے رو دین تو خدا ضرور ضرور ان سے یہ آفت دور کر دیوے خانقاہ کے بڑے بڑے گنبد، بکیکا اور قبرون پر سبز سرخ کپڑے دیکھکر ان لوگون کو ایک منٹ کے واسطے یہ یقین نہین آتا کہ ان چیزون کے سامنے خدا کی بھی کوئی ہستی ہو یا نہین ۔ بس دیکھتے ہی سجدے مین گرتے اور یا حاجی دیوان یا حاجی دیوان کے نعرے مارتے اور روتے اور خاک مین لیٹتے ہین بلکہ ساتھ چھوٹے معصوم بچے ہوتے ہین ان کو پکڑ کر زبردستی ان کا ماتھا قبرون کے ساتھ رگڑتے ہین اور وہ بچے جون جون زیادہ روتے اور چلاتے ہین تون تون ان بیچارون کو زیادہ رگڑتے ہین اور ان سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جب بچون کو تکلیف دیکھا وے گی تو خانقاہ والے حاجی دیوان صاحب ضرور رحم کرین گے غرض کہ میری تو یہ حالت ہے کہ جب کثرت سے موتیں چارون طرف دیکھتا ہون تو خواہ نخواہ کانپ جاتا ہون اور استغفار اور دعا کرتا ہون کہ یا اللہ اس آفت کو دور کر ۔ مگر جب خانقاہ پر نظر پڑتی ہو اور خانقاہ کا نظارہ دیکھتا ہون جو کہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہے تو بہ خواہ نخواہ میرے منہہ سے یہ الفاظ نکلتے ہین کہ یا اللہ واقعی یہ لوگ اسی قابل ہین ۔ جب تک یہ عمارت تباہ نہ ہو یا یہ لوگ تیری طرف نہ مڑین چارون طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے اور چونکہ ہر وقت آنکھون کے سامنے یہی حالت رہتی ہو کہ دو ادھر مرے تو جھٹ دو اُسطرف مرے اُدھر سے ہٹے تو چار دائین طرف سے جا رہے ہین اور وہان سے آگے بڑھے تو چار دوسری طرف چل رہے ہین غرض کہ قیامت کا نمونہ نظر آیا ہے لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین جب سورج سوا نیزہ پر آجاوے گا تو گرمی اور جلن سے بیتاب ہوکر سب بھاگین گے مگر جو مسجد[1] مین چلا جاوے گا وہ بچے گا لیکن یہان ان لوگون کے واسطے کوئی ٹھکانا نہین جسطرف بھاگتے ہین یا جس درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین کیونکہ درخت ہی ان کے گھر ہین وہان ہی موت منتظر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے فصل پختہ ہو چکی ہو اور بالکل کٹنے کے قابل ہے بلکہ بعض کھیت تو خود بخود ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے ہین مگر کوئی ان کی خبر لینے والا نہین وہ کھیت جو زمینداروں نے بڑی محنت سے لگائے تھے اب جبکہ کاٹنے کا وقت ہے تو کسی انسان کے ہاتھ مین طاقت نہین رہی کہ ان کو کاٹے ہان چڑیان خدا نے اس کثرت سے بھیجدی ہین کہ چند دنون مین سوائے خالی پودون اور خوشون کے جس مین دانہ بالکل نہ ہون اور کچھ نظر نہین آوے گا دانے چڑیان کھا رہی ہین اور انسانون کو طاعون کھا رہی ہو نہ کوئی انسانون کو سنبھالنے والا اور نہ فصلون کو اور پھر غضب یہ کہ دن بدن کچھ زیادتی ہی ہے کمی نہین کوئی رات خالی نہین جاتی کہ ایک دو چھینٹے مینہہ کے نہ پڑین اور بادل تو ہر وقت رہتے ہین ۔ ہوا راتدن ہو سورج نظر ہی نہین پڑتا اور چارون طرف موت اور مردے ہی نظر آتے ہین ۔ غرض کہ مین نے یہ سب کچھ اسواسطے لکھا ہو کہ تا آپ اس جگہ کی حالت کا اندازہ کرسکین ۔ اور ان کے لئے درد بھرے دل سے دعا کرین اور مسجد مین بھی دعا کرادین ۔

یہان اب ماتحتون سے لے کر افسرون تک سب بھاگ گئے ہین صرف مین ہی رہ گیا ہون ورنہ جہان جہان کسی کے سینگ سمائے ہین چلے گئے ہین اور جو چلے نہین گئے اور یہان موجود ہین وہ بھی باہر دور جنگلون مین اور باغون مین جا رہے ہین صرف شہر کا نظارہ دیکھنے کے واسطے شہر مین مین ہی باقی ہون جو ہر وقت دیکھ دیکھکر اور سہم سہم کر استغفار استغفار کرتا رہتا ہون آج چونکہ طاعون نے ایک خاص حملہ کیا ہے اس واسطے بے چینی کی حالت مین لکھہ رہا ہون خاص خانقاہ کے احاطے مین اور اُس احاطے کے متعلق جو بستی ہے جس مین قریباً سو ڈیڑھ سو گھر کی آبادی ہو وہان طاعون نہین ہو صرف یہ ٹکڑا ابھی تک بچا ہوا ہے اور یہی لوگون کی بڑی گمراہی کا اور اس بستی کے رہنے والون کے بڑے غرور کا باعث ہو رہا ہے اور لوگون کو یقین ہو کہ خانقاہ کے متعلق احاطے مین طاعون نہین آسکتی مگر آج وہان بھی ایک کیس ہوا ہے جسکو مین کہہ سکتا ہون کہ آج وہان بھی شروع ہوئی ہے گو اس وقت تک اُس احاطے مین خیریت ہی ہے مگر مجکو تو معلوم ہے کہ خدا ان کو اتنی مہلت دیکر نہایت سختی سے پکڑنا چاہتا ہے کیونکہ جون جون طاعون کا زور زیادہ ہوتا ہے تون تون یہ لوگ زیادہ شوخ ہوتے ہین کہ ہمارے نزدیک طاعون نہین آتی ۔ خاص ڈوگر صاحبان کے قلعے مین سے بہت سے چوہے مر رہے ہین ۔ مگر وہ اس امر کی پرواہ نہین کرتے ۔ مین دوبارہ دعا کے واسطے عرض کرتا ہون اور ختم کرتا ہون ۔

نقطہ ارشاد از خانقاہ ڈوگران ۔

[1] ؎ ۔ اس مسجد سے مراد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد ہے ۔

جو سچے دل سے تلاش کرتے ہین وہ پاتے ہین

عبدالرحمن ولد غلام نبی صاحب رنگریز ملتان کا عجیب خواب

جولائی سنہ ۱۹۰۱ مین جبکہ ڈیرہ غازیخان مین حضرۃ اقدس میرزا صاحب کی سخت مخالفت ہوتی تہی تو مین نے بعد پڑہنے کتاب ایام الصلح مصنفہ حضرۃ صاحب بارگاہ الٰہی مین دعا کی کہ ای اللہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کے ساتھ کردی اگر جہوٹا ہے تو مجہو اس کے پھندے مین نہ پہنسائیو تب اس رات مجکو ایک رویا دکھلائی گئی جو کہ ذیل مین درج ہے ❊

ایک چھوٹی سی مسجد ہی مین اس مین داخل ہوا ہون وقت عصر کا ہے لوگ باجماعت نماز پڑہ رہے تہے مین نے وضو کیا اور ان کی طرف چلا اور دیکھتا رہا اور کچہ دیر کے بعد کہا کہ ان لوگون کی عجب نماز ہے جس مین نہ رکوع ہے نہ سجود۔ تو ایک آواز آئی کہ نماز کا پڑہانے والا مرزا غلام احمد ہے اور اس کے پیچھے پڑہنے والے کل انبیاء مع خاتم النبیین کے ہین میرے دل مین غیرت آئی کہ یہ امتی ہوکر نبیون کو نماز پڑہاتا ہے تو پھر آواز آئی کہ تجھے اسبات کی سمجھ نہین آتی یہ شخص دنیا مین کھڑا ہوا ہی اور تمام نبیون کی طرف سے ہی یا تمام نبیون کا ظل ہی۔ یہ شخص کہتا ہی کہ اے رب العزت اسلام کو بالا کر اور پیچھے تمام کھڑے ہوئے آمین کہتے ہین وہ اس جہان سے سدہار چکے ہوئے ہین۔ اس اثنار مین مین نے دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر ایک شخص کھڑا ہوا ہے جسکے سر پر نہ صافہ ہی نہ گلے مین کرتہ۔ مین نے کہا کہ یہ عجب بات ہے کہ اور سب ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر یہ شخص کون ہے نہ صافہ ہے نہ کرتا آواز آئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ صافہ تو عیسائی چہین کر لے گئے اور کرتہ مسلمانون نے اُتار لیا ہے یہ شخص (مرزا غلام احمد) اسے کپڑے پہنانے کو آیا ہے ❊

عبدالرحمن ولد غلام نبی
رنگریز ملتانی

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب نے پرمانون کو قبضہ مین لانے کا اور ان سے عبادت کروانے کا کوئی تسلی بخش جواب نہین دیا بجز اس کے کہ وہ مالک و رازق ہے میرے خیال مین آریہ صاحبان کے ایسے اعتقاد سے خدا تعالےٰ نہ تو حقیقی رازق اور نہ حقیقی مالک ہوسکتا ہی رازق تو اس لئے نہین کہ جب وہ اپنے مرزوق کو پیدا نہین کرسکتا ویسا ہی ان کا رزق بھی پیدا نہین کرسکتا پہر کسطرح حقیقی رازق ہو۔ اور مالک اس لئے نہین کہ ہمارے ملک کے عرف مین مملوک دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو جدی ملکیت اور دوسری اپنی طاقت سے پیدا کی جاسکتی ہی سو خدا تعالےٰ کی یہ مملوک دونون قسمون سے باہر ہے جدی تو اس لئے نہین خدا کو جد سے ورثہ نہین ملا بلکہ وہ خود اپنی ذات مین خدا کے شریک ہین اور نو پیدا کرنے کی اس مین طاقت ہی نہین پہر کس طرح حقیقی مالک و رازق ہوا اور نہ وہ معبود بن سکتا ہے کیونکہ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا سے انند پہونچتا ہے کیا جس سے انند پہونچتا ہی وہ خدا اور معبود بن سکتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ زمینداروں کے مقدمات مین یا اور کسی مصائب شدیدہ کے وقت مین ایک دوسرے سے مدد پہونچتی ہی تو وہ اس کے شکریہ مین کہتے ہین کہ مجکو فلان شخص سے بڑا انند پہونچا ہے کیا وہ بھی خدا ہوسکتا ہی۔ پنڈت جی نے خدا کی شناخت کی خوب راہ نکالی ہے۔ اور اسلام کے قرآن نے اس کا تسلی بخش جواب دیا ہے

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناءً وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم تا آخر۔ ای لوگو تم خدا کی پوجا کرو کیونکہ اُس نے تم کو .... پیدا کیا بلکہ تم سے پہلے بھی پیدا کرتا رہا کہ تم خدا کی پوجا کرکے متقی ہوجاؤ۔ اس لئے میرا معبود بننا تم پر ثابت ہے کہ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چہت بنایا اور پہر بارش کی اور پہر اس سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا یہ خدا تعالےٰ کے حقوق و احسان ہین جس سے انسان کو خدا کی پوجا کرنی پڑتی ہے۔ دوم جو قرآن شریف کا ترجمہ پیش کیا گیا یہ ہمارے لئے حجت نہین کیونکہ مین مرزا صاحب مسیح موعود کا پیرو ہون میرے لئے ان کا ترجمہ اور تصانیف حجت ہوسکتے ہین۔ نہ عام علماء کا۔ مکر کے معنے تدبیر دیکھو لغت تاج العروس جلد ۵ صفحہ ۵۵۔ المکر والتدبیر۔ اس آیت شریف کے یہ معنے ہوئے کہ کفار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھ اور ایذا پہنچانے کے لئے پوشیدہ تدبیرین کین۔ خدا نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو ایذا رسانی سے بچا لیا اور کامیاب کیا ان کو ناکام رکھا نیز سیاق سباق دیکھنے سے بھی ایسا ہی پتہ لگتا ہے نہ کوئی فریب ہے نہ دہوکہ ہے ❊

پنڈت بخشی رام صاحب نے چند باتین معمولی کین

اس پر لالہ مرلیدہر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہ قاعدہ باندہا تہا کہ تیس منٹ تک ایک سوال پر جواب الجواب خرچ ہو دین اب ۴۰ منٹ گذر گئے ہین اب کوئی دوسرا سوال کرنا چاہئے اس پر خاکسار نے کہا کہ بہت بہتر مین دوسرا سوال نیوگ پر کرون گا ❊

میان جمال الدین صاحب۔

دوسرا سوال نیوگ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند زندہ ہو اور وہ نیوگ یعنی جماع بھی کرسکتا ہو لیکن اس کی منی وغیرہ مین کیڑے نہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہوسکے تو دید کے رو سے وہ اپنی بیوی کو اجازت خود دیوے کہ دوسرے غیر مرد کے پاس جاکر اولاد حاصل کرکے اس مرد کے لئے لاوے اور دس بچے تک ایسا کرے یعنے بیس ۲۰ پچیس برس تک غیر مردون سے ہمبستر ہوتی رہی شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کی خدمت مین کمربستہ رہے اعتراض یہ ہے کہ کیا کسی مرد کی فطرت اجازت دیتی ہے کہ اپنی نیک استری کو خود کہے کہ تو غیر مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے جا۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک یہ وید مقدس کا حکم ہے تو آج تک کس کس نے اس حکم کی پیروی کی ہی ہمین اس مجمع مین اس کی فہرست دیوین ❊

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک نیوگ ہمارے مین ہے لیکن جو عورت بدہوا ہوجاوے یعنی رانڈ ہوجاوے اور اس کو اولاد کا شوق یعنی خواہش ہو تو وہ بیشک شریف خاندان کا آدمی تلاش کرکے اولاد حاصل کرے اس کو کوئی دوش نہین بلکہ اس کے خاوند کا خاندان

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میاں علی محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	لودہڑہ
۲	میاں محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	״
۳	صاحب بی بی صاحبہ زوجہ صاحب دین صاحب	
۴	عالم خاتون دختر عالم صاحب	״
۵	بختاور زوجہ مراد صاحب	״
۶	میاں مراد صاحب ولد اسماعیل صاحب	״
۷	میاں ولی محمد ولد مراد صاحب	״
۸	میاں متلی صاحب ولد مراد صاحب	״
۹	میاں نبی داد ولد امیر دین صاحب	״
۱۰	میاں احمد ولد بشیر الدین صاحب	״
۱۱	میاں بخش صاحب ״	״
۱۲	بھاگ بی بی صاحبہ زوجہ امیر دین صاحب	
۱۳	فاطمہ صاحبہ دختر امیر الدین زوجہ محمد ولد احمد صاحب	״
۱۴	فتح بی بی صاحبہ زوجہ ولی داد	״
۱۵	برخوردار ولد احمد ترکھان صاحب	
۱۶	میاں محمد صاحب ولد برخوردار صاحب	
۱۷	میاں الہیار ولد برخوردار صاحب	״
۱۸	بخت بی بی زوجہ برخوردار صاحب	״
۱۹	علی محمد ولد جوایا صاحب ترکھان	״
۲۰	متلی ولد جوایا صاحب ״	״
۲۱	میاں مراد صاحب ولد جوایا صاحب ״	״
۲۲	میاں ولد فتو صاحب ترکھان	״
۲۳	میاں نبی داد ولد مراد صاحب ״	״
۲۴	محمد ترکھان صاحب ولد عالم صاحب	״
۲۵	میاں احمد ولد عالم ترکھان صاحب	״
۲۶	میاں ولی داد ولد عالم صاحب	״
۲۷	میاں جوایا ولد غلام صاحب	״
۲۸	میاں محمد یار ولد جوایا صاحب	״
۲۹	میاں احمد یار ولد جوایا صاحب	״
۳۰	میاں مراد ولد غلام صاحب	״
۳۱	بھاگ بھری صاحبہ زوجہ مراد	״
۳۲	محمد کوڑل صاحب ولد بہلول صاحب	״
۳۳	میاں احمد ولد زیادہ قوم بھنڈر	״
۳۴	مولوی مولا بخش صاحب ولد محمد دین صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۳۵	میاں محمد دین ولد پیر محمد	وہیرہ ״
۳۶	میاں اسمٰعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب	
۳۷	میاں ابراہیم ولد ״	״
۳۸	ست بھرائی والدہ امیر دین صاحب	
۳۹	میاں نور محمد صاحب	״
۴۰	میاں عبدالمجید ولد نہنا صاحب ضلع جالندھر تحصیل سلطان پور	بھگورائین
۴۲	میاں عبدالقادر صاحب ״	״
۴۳	میاں عبدالرحمن صاحب ״	״
۴۴	زوجہ صاحبہ عبدالمجید صاحب	״
۴۵	زوجہ صاحبہ میاں عبدالقادر صاحب ״	
۴۶	زوجہ میاں عبدالرحمن صاحب ״	
۴۷	میاں جامان صاحب ولد فتح صاحب ״	
۴۸	زوجہ جامان صاحب ״	״
۴۹	میاں نقو ولد رکھو صاحب	״
۵۰	زوجہ نقو صاحب	״
۵۱	دختر میاں صاحب	״
۵۲	میاں روڈا ولد محمد حسین صاحب	״
۵۳	میاں عبدالرحمن صاحب وداماد مولوی محمد حسین صاحب	
۵۴	والدہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۵	میاں عبدالخالق صاحب	
۵۶	میاں عبدالحق صاحب	
۵۷	زوجہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۸	زوجہ میاں عبدالرحمن صاحب	
۵۹	زوجہ میاں عبدالخالق صاحب	
۶۰	دختر مولوی محمد حسین صاحب	
۶۱	میاں عبدالوہاب صاحب ولد علی محمد صاحب	
۶۲	میاں نہتا صاحب ولد روڈا صاحب	
۶۳	میاں شمس الدین صاحب	
۶۴	میاں مہتاب صاحب	
۶۵	میاں عبدالرحمن صاحب	
۶۶	میاں الہ دتا صاحب	
۶۷	میاں عبداللطیف صاحب	
۶۸	میاں رحمت اللہ صاحب	
۶۹	میاں ہاشم خان صاحب	
۷۰	میاں نظام الدین صاحب	
۷۱	میاں الہ بخش صاحب	
۷۲	میاں قطب الدین صاحب	کپورتھلہ

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میاں دامان (اکبہ ٹوالی)	ریاست کپورتھلہ
۷۴	میاں محمد حسین صاحب	״
۷۵	میاں سوہندا صاحب (سلامی)	ریاست پٹیالہ
۷۶	میاں پیر بخش صاحب	پٹیالہ
۷۷	میاں رحیم بخش صاحب	گجرات
۷۸	میاں محمد یار	ملتان
۷۹	بابو عبدالرحمن صاحب	شہر انبالہ
۸۰	میاں عبدالرحیم صاحب	״
۸۱	میاں عبدالحکیم صاحب	״
۸۲	میاں عبدالمجید صاحب	״
۸۳	میاں عبدالحمید صاحب	״
۸۴	میاں الہ بندہ صاحب	״
۸۵	میاں جان محمد صاحب	״
۸۶	میاں غلام نبی صاحب	״
۸۷	میاں الہ بندہ ولد شادی	״
۸۸	میاں عبدالکریم صاحب	״
۸۹	میاں عبدالحق صاحب	״
۹۰	میاں شادی صاحب	״
۹۱	میاں احمد دین ولد عبدالرزاق صاحب	״
۹۲	میاں رحیم بخش صاحب	״
۹۳	میاں محمد رمضان صاحب	״
۹۴	میاں عبدالرحیم صاحب	״
۹۵	میاں رحمت اللہ صاحب	״
۹۶	میاں عبداللہ صاحب	״
۹۷	میاں عبدالعزیز صاحب	״
۹۸	میاں محمد رمضان صاحب	״
۹۹	میاں الہ بخش صاحب	״
۱۰۰	میاں عبدالحکیم صاحب	״
۱۰۱	میاں عبدالکریم صاحب	״
۱۰۲	زوجہ جمال الدین صاحب	سعد اللہ پور
۱۰۳	میاں کرم الدین صاحب	״
۱۰۴	میاں امام الدین صاحب	״
۱۰۵	میاں غلام محمد صاحب	״
۱۰۶	میاں محمد عالم صاحب	״
۱۰۷	میاں فضل احمد صاحب	״
۱۰۸	زوجہ میاں نظام الدین صاحب	״
۱۰۹	میاں امام الدین صاحب	بھیں
۱۱۰	فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب	״

نمبر شمار	نام	مقام
۱۱۱	حسن بی بی بنت امام الدین صاحب	بھیں
۱۱۲	میاں حسن دین صاحب	
۱۱۳	میاں مہر دین صاحب	
۱۱۴	مہر بی بی بنت الہ بخش صاحب	
۱۱۵	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور
۱۱۶	میاں علی محمد صاحب ولد	
۱۱۷	کرم الدین صاحب	״

المنار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل صاحب پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا